Nation

AS NETWORK

کا فکری مطالعہ



Nation as Network

کا فکری مطالعہ

Nation as Network

کا فکری مطالعہ

ڈاکٹر صبحیہ بلوچ

نشر و اشاعت: برمش پبلیکیشنز

بلوچ یکجہتی کمیٹی

تعارف

وکٹوریا برنال کی کتاب Nation as Network اریٹیرین قوم، اس کی ڈائیسپورا اور ڈجیٹلائیزشن پر گہرا ایتھنوگرافک مطالعہ ہے۔ یہ کتاب 2014 میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا پریس سے شائع ہوئی۔ برنال یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں انتھروپالوجی کی پروفیسر ہیں اور اس سے قبل بھی ریاست، سماج، گلوبلائزیشن، این جی اوز، سرمایہ داری اور ثقافتی روابط کے موضوعات پر اہم علمی کام کر چکی ہیں۔

برنال کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ اریٹیرین قوم صرف ایک مخصوص سرزمین پر آباد افراد کا مجموعہ نہیں رہی بلکہ ایک ایسے ٹرانس نیشنل نیٹ ورک میں تبدیل ہو چکی ہے جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے افراد، اداروں، یادداشتوں، سیاسی تصورات اور ڈیجیٹل روابط کے ذریعے اپنی وجود برقرا رکھی ہوئی ہے۔ اس تناظر میں قوم کو ایک نیٹ ورک کے طور پر سمجھنا ضروری ہو جاتا ہے، جہاں سیاسی تعلقات اور قومی وابستگیاں ریاستی سرحدوں سے آگے بڑھ کر مختلف سماجی اور تکنیکی ذرائع کے ذریعے قائم رہتی ہیں۔

یہ کتاب قوم، ریاست، شہریت اور خودمختاری کے روایتی تصورات کو ڈیجیٹل دور کے تناظر میں ازسرِنو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ برنال یہ دکھاتی ہیں کہ جدید ریاستیں صرف سرحدوں اور جغرافیہ کے ذریعے طاقت برقرار نہیں رکھتیں بلکہ معلومات، نیٹ ورکس، جذباتی وابستگیوں اور ڈائیسپورک تعلقات کے ذریعے بھی اپنی موجودگی کو برقرار رکھتی ہیں۔ اسی طرح شہری بھی محض ریاست کے تابع افراد نہیں رہتے بلکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے ریاستی بیانیوں کو چیلنج کرنے، متبادل یادداشتیں تخلیق کرنے اور نئی سیاسی برادریاں تشکیل دینے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔

اسی پس منظر میں کتاب کے دو بنیادی موضوعات، "قربانی پر مبنی شہریت" اور "انفوپولیٹکس" کو سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ اریٹیرین قوم پرستی، ڈائیسپورا سیاست اور ڈیجیٹل عوامی دائرے کی پوری بحث انہی دو تصورات کے گرد منظم ہوتی ہے۔

میتھڈولوجی (Methodology)

Nation as Network ایک ایتھنوگرافک تحقیق ہے جو اریٹیریا، اس کی ڈائیسپورا کمیونٹیز اور ڈیجیٹل سیاسی دنیا کے باہمی تعلقات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ برنال نے اس تحقیق کے لیے روایتی فیلڈ ورک اور ڈیجیٹل تحقیق دونوں طریقوں کو یکجا کیا۔ انہوں نے اریٹیریا کے مختلف دورے کیے، مختلف ممالک میں مقیم اریٹیرین ڈائیسپورا افراد سے ملاقاتیں کیں، اور ان کے سیاسی تصورات، قومی وابستگیوں اور ریاست کے ساتھ تعلقات کا مطالعہ کیا۔

اس تحقیق کا ایک اہم حصہ آن لائن ایتھنوگرافی (online ethnography) ہے۔ برنال نے Dehai ، Asmarino اور Awate جیسی ویب سائٹس پر موجود مضامین، مباحثوں، سیاسی بیانات، قارئین کے تبصروں اور ڈیجیٹل تعاملات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ ان ویب سائٹس کو وہ محض معلوماتی ذرائع کے طور پر نہیں دیکھتیں بلکہ انہیں ایسے سماجی اور سیاسی میدانوں کے طور پر سمجھتی ہیں جہاں قوم، شہریت، خودمختاری اور سیاسی وابستگی کے تصورات مسلسل تشکیل پاتے اور تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

حصہ اول

قربانی پر مبنی شہریت(Sacrificial Citizenship)

وکٹوریا برنال کی کتاب کا پہلا بنیادی نظریاتی ستون قربانی پر مبنی شہریت (Sacrificial Citizenship) ہے۔ برنال کے نزدیک اریٹیرین قوم پرستی کو محض ریاستی اداروں، آئینی اصولوں یا قانونی شہریت کے ذریعے نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ اریٹیریا میں شہریت کا تصور بنیادی طور پر قربانی، شہادت، قومی فرض اور اجتماعی ذمہ داری کے گرد تشکیل پایا ہے۔ اس لیے اریٹیرین قومیت کو سمجھنے کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آزادی کی جدوجہد نے کس طرح ایک ایسی سیاسی ثقافت پیدا کی جس میں فرد کی قدر اس کی قربانی کی صلاحیت اور قوم کے لیے اس کی خدمات سے متعین ہونے لگی۔

قربانی پر مبنی شہریت کی تشکیل

برنال کے مطابق اریٹیریا کی طویل آزادی کی جنگ نے صرف ایک نئی ریاست کو جنم نہیں دیا بلکہ ایک مخصوص سیاسی اخلاقیات

(political morality)بھی پیدا کی۔ آزادی کی تحریک، جس کی قیادت Eritrean People's Liberation Front (EPLF) نے کی، اپنے آغاز ہی سے قربانی، نظم و ضبط، اجتماعی ذمہ داری اور خود انحصاری جیسے اصولوں پر قائم تھی۔ اس تحریک میں فرد کی شناخت اس کی ذاتی خواہشات سے نہیں بلکہ قومی مقصد سے وابستگی کے ذریعے متعین ہوتی تھی۔

اس جدوجہد کے دوران قربانی محض ایک عملی ضرورت نہیں رہی بلکہ ایک اخلاقی قدر میں تبدیل ہوگئی۔ آزادی کے لیے جان دینا، ذاتی مفادات کو اجتماعی مفاد پر قربان کرنا، اور قومی مقصد کے لیے مسلسل مشقت برداشت کرنا ایک مثالی سیاسی کردار کی علامت بن گیا۔ نتیجتاً آزادی کے بعد بھی یہی اقدار نئی ریاست کے سیاسی کلچر میں منتقل ہوگئیں۔

برنال کے مطابق آزادی کے بعد اریٹیریا میں جو شہری تصور ابھرا وہ لبرل جمہوری ماڈلز سے نمایاں طور پر مختلف تھا۔ لبرل ماڈلز میں شہریت کا تعلق بنیادی طور پر حقوق، نمائندگی اور ریاستی جواب دہی سے ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اریٹیریا میں شہریت کا تعلق فرائض، وفاداری اور

قربانی سے زیادہ مضبوطی سے جڑ گیا۔ شہری سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ قومی بقا اور ریاستی خودمختاری کے لیے اپنی خدمات پیش کرے۔

شہید کا کردار اور قومی اخلاقیات

اس سیاسی ثقافت میں شہید (Martyr) مرکزی مقام حاصل کر لیتا ہے۔ برنال کے مطابق شہید صرف ایک ایسا فرد نہیں جو جنگ میں مارا گیا ہو، بلکہ وہ قومی اخلاقیات کا بنیادی استعارہ بن جاتا ہے۔ شہداء کی قربانیاں ماضی کی یادداشت بھی بنتی ہیں اور حال کے شہریوں کے لیے ایک اخلاقی معیار بھی۔ ریاستی بیانیے میں شہید کی شخصیت مسلسل اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ آزادی کسی قدرتی یا مفت حاصل شدہ شے کا نام نہیں بلکہ خون، قربانی اور اجتماعی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اسی لیے زندہ شہریوں سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسی قربانی کی روایت کے تسلسل کے طور پر دیکھیں۔ شہداء کی یادداشت صرف ماضی کی یاد نہیں بلکہ حال کی سیاست کا

حصہ بن جاتی ہے۔ شہداء کی قربانی شہریوں پر ایک مسلسل اخلاقی ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ بھی قومی مقصد کے لیے اپنا حصہ ادا کریں۔ یوں شہادت قومی یادداشت کے ساتھ ساتھ قومی نظم و ضبط کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے۔

برنال کے مطابق اریٹیرین قوم پرستی میں شہادت صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک زندہ سیاسی سرمایہ (political capital) ہے۔ شہداء کی یادداشت ریاستی بیانیے کو اخلاقی جواز فراہم کرتی ہے۔ ان کی قربانیاں قوم کے لیے ایک مقدس ورثہ بن جاتی ہیں جسے مسلسل محفوظ اور فعال رکھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے شہید کا تصور صرف ماضی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ حال کو بھی منظم کرتا ہے۔ جب شہریوں کو قربانی، خدمت، نظم و ضبط یا وفاداری کی دعوت دی جاتی ہے تو اس دعوت کے پیچھے اکثر شہداء کی یادداشت موجود ہوتی ہے۔ شہداء کی قربانیوں کو ایک ایسے اخلاقی معیار کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس کے سامنے موجودہ نسل کی خدمات ناکافی محسوس ہوتی ہیں۔ یوں قومی سیاست میں شہادت ایک مستقل اخلاقی حوالہ بن جاتی ہے۔

قوم اور فرد کے درمیان اخلاقی معاہدہ

برنال کے مطابق اریٹیریا میں ریاست اور شہری کے درمیان تعلق کو صرف قانونی یا آئینی بنیادوں پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہاں ایک ایسا اخلاقی معاہدہ تشکیل پاتا ہے جس میں فرد اپنے آپ کو قوم کا مقروض سمجھتا ہے۔ یہ قرض صرف سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی نوعیت کا ہوتا ہے۔ چونکہ آزادی بے شمار قربانیوں کے نتیجے میں حاصل ہوئی تھی، اس لیے موجودہ نسل خود کو اس جدوجہد کے شہداء اور آزادی کے جنگجو کی وارث سمجھتی ہے۔ نتیجتاً شہریت حقوق کے حصول سے پہلے قومی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔ یہ تصور شہریوں سے مسلسل وفاداری، خدمات اور قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ قومی خدمت، معاشی معاونت، عسکری خدمات یا دیگر اجتماعی فرائض اسی اخلاقی معاہدے کے مختلف مظاہر بن جاتے ہیں۔

برنال کے مطابق ایریٹیریا میں قربانی صرف میدانِ جنگ میں جان دینے تک محدود نہیں رہتی۔ آزادی کے بعد قربانی کی نئی شکلیں سامنے آتی ہیں: فوجی خدمت، قومی خدمت، مالی معاونت، سیاسی وفاداری، ڈائیسپورا تعاون، شہداء کے خاندانوں کی مدد، یہ تمام سرگرمیاں اس

وسیع تصور کا حصہ بن جاتی ہیں جس کے ذریعے قوم اپنے اراکین سے مسلسل وابستگی اور خدمات کا مطالبہ کرتی ہے۔ یوں قربانی ایک مخصوص واقعے کے بجائے ایک مستقل سیاسی اخلاقیات میں تبدیل ہو جاتی ہے جو شہری زندگی کے مختلف پہلوؤں کو منظم کرتی ہے۔

ڈائیسپورا اور قربانی پر مبنی شہریت

برنال کی ایک اہم دلیل یہ ہے کہ قربانی پر مبنی شہریت صرف اریٹیریا کے اندر محدود نہیں رہی بلکہ ریاست نے اسے اپنی سرحدوں سے باہر مقیم اریٹیرین آبادی تک بھی وسعت دے دی۔ بیرونِ ملک رہنے والے اریٹیرین افراد اگرچہ جسمانی طور پر اریٹیریا سے دور تھے، لیکن انہیں قومی برادری کا حصہ برقرار رکھا گیا۔ ریاست نے مختلف قانونی، معاشی اور علامتی ذرائع کے ذریعے ڈائیسپورا کو قومی منصوبے میں شامل رکھا۔ اس طرح شہریت جغرافیہ سے الگ ہو گئی۔ قوم سے تعلق صرف سرزمین پر رہنے والوں تک محدود نہیں رہا بلکہ بیرونِ ملک آباد افراد بھی اسی قومی اخلاقیات اور ذمہ داری کے نظام کا حصہ بن گئے۔

برنال اس صورتحال کو بیان کرنے کے لیے "Offshore Citizens" اور "Outsourced Citizens"جیسی اصطلاحات استعمال کرتی ہیں۔ آف شور شہری ہونے کے ناطے وہ ریاست سے دور رہتے ہوئے بھی قوم کا حصہ ہیں۔ آؤٹ سورسڈ شہری ہونے کے ناطے ان کی بنیادی سماجی ضروریات میزبان ریاستیں پوری کرتی ہیں، جبکہ وہ اپنی مالی اور سیاسی توانائیاں اریٹیریا کے قومی منصوبے کے لیے وقف کر سکتے ہیں۔ اس طرح ڈائیسپورا ایک ایسے قومی وسیلے میں تبدیل ہو جاتی ہے جو ریاستی وسائل پر کم بوجھ ڈالتی ہے لیکن قوم پرستی کے منصوبے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

قربانی پر مبنی شہریت کا سب سے نمایاں عملی اظہار ڈائیسپورا ٹیکس کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ آزادی کے بعد اریٹیرین حکومت نے بیرونِ ملک مقیم شہریوں پر دو فیصد ٹیکس عائد کیا۔ اگرچہ ابتدا میں اسے جنگ کے بعد تعمیرِ نو کے لیے ضروری قرار دیا گیا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ ایک مستقل قومی فریضہ بن گیا۔ برنال کے مطابق اس ٹیکس کی اہمیت صرف معاشی نہیں بلکہ علامتی بھی ہے۔ بہت سے اریٹیرین اسے محض ریاستی محصول کے طور پر نہیں بلکہ اپنی قومی

وابستگی کے اظہار کے طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے مالی ادائیگی ایک سیاسی اور اخلاقی عمل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ فرد اپنی کمائی کا ایک حصہ قوم کو دے کر اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ وہ اب بھی قومی برادری کا حصہ ہے۔ اس طرح معاشی تعاون ایک قسم کی قربانی بن جاتا ہے، جو جنگی قربانی کا متبادل کردار ادا کرتا ہے۔

بقا کا احساسِ جرم اور قربانی کی سیاست

قربانی پر مبنی شہریت صرف ریاستی قوانین یا سرکاری اداروں کے ذریعے برقرار نہیں رہتی بلکہ اس کی بنیاد ایک مخصوص اخلاقی معیشت (moral economy) پر بھی ہوتی ہے۔ برنال کے مطابق اریٹیرین قوم پرستی میں اجتماعی یادداشت، شہداء کی قربانی اور ماضی کی جدوجہد ایسی اخلاقی قوتیں پیدا کرتی ہیں جو شہریوں کو مسلسل قومی ذمہ داری کا احساس دلاتی رہتی ہیں۔ اس عمل میں ایک اہم عنصر "Survivor's Guilt" یعنی بچ جانے کا احساسِ جرم ہے۔

بہت سے اریٹیرین جو جنگ کے دوران ملک سے نکل گئے تھے، خود کو ان افراد کا مقروض محسوس کرتے ہیں جو وطن میں رہے، جنگ میں شریک ہوئے یا آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کر گئے۔ برنال کے مطابق یہ احساس محض ایک ذاتی نفسیاتی کیفیت نہیں بلکہ ایک اجتماعی سیاسی جذبہ ہے جسے قومی بیانیے کے ذریعے مسلسل زندہ رکھا جاتا ہے۔ آزادی کی جنگ کے بعد بھی شہداء کی یادداشت کو قومی زندگی کے مرکز میں رکھا گیا۔ ان کی تصاویر، تقریبات، یادگاری بیانات اور سرکاری خطابات مسلسل اس حقیقت کو دہراتے رہے کہ موجودہ نسل ایک ایسی آزادی سے فائدہ اٹھا رہی ہے جو دوسروں کے خون کی قیمت پر حاصل ہوئی تھی۔

اس طرح ماضی کی قربانیاں حال کے شہریوں پر ایک اخلاقی قرض میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ برنال کے مطابق یہی اخلاقی قرض قربانی پر مبنی شہریت کی بنیاد ہے۔ شہری خود کو ریاست کا نہیں بلکہ شہداء کا مقروض سمجھنے لگتے ہیں، اور اسی احساس کے ذریعے وہ مختلف قومی فرائض ادا کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔

اس کی ایک نمایاں مثال اوکلینڈ میں اریٹیرین قونصل خانے کی مہم "Sponsor a Martyr's Family" ہے۔ اس مہم کے ذریعے بیرونِ ملک مقیم اریٹیرین افراد کو ترغیب دی جاتی تھی کہ وہ کسی شہید کے خاندان کی مالی معاونت کریں۔ بظاہر یہ ایک انسانی اور سماجی فلاحی منصوبہ تھا، لیکن برنال اس کے اندر موجود سیاسی اور اخلاقی منطق کو نمایاں کرتی ہیں۔ اس پروگرام میں شہریوں کو یہ یاد دلایا جاتا تھا کہ ان کی موجودہ زندگی، سلامتی اور معاشی استحکام ان افراد کی قربانیوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے آزادی کے لیے جان دی۔ لہٰذا شہداء کے خاندانوں کی کفالت صرف ایک خیراتی عمل نہیں بلکہ قومی ذمہ داری ہے۔ برنال کے مطابق اس عمل میں ایک خاص قسم کا جذباتی تبادلہ (emotional exchange) موجود ہوتا ہے جس کے ذریعے قومی وابستگی کو مسلسل تازہ رکھا جاتا ہے۔

برنال اس عمل کو "Double Substitution" یعنی دوہرے تبادلے کے تصور سے بیان کرتی ہیں۔ پہلا تبادلہ یہ ہے کہ جان کی جگہ پیسہ آ جاتا ہے۔ چونکہ بیرونِ ملک رہنے والے افراد سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ میدانِ جنگ میں جا کر اپنی جان قربان کریں، اس لیے ان

سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یوں پیسہ قربانی کی نئی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ دوسرا تبادلہ یہ ہے کہ ریاست کی جگہ خاندان آ جاتا ہے۔ مالی معاونت کو ریاستی فنڈنگ یا قومی ٹیکس کے طور پر پیش کرنے کے بجائے شہداء کے خاندانوں کی مدد کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ عمل زیادہ ذاتی، جذباتی اور اخلاقی محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس حکمتِ عملی کے ذریعے ریاست ایک ایسا قومی ماحول پیدا کرتی ہے جس میں شہری اپنی مالی خدمات کو ریاستی مطالبے کے بجائے اخلاقی فریضہ سمجھتے ہیں۔

قومی خدمت اور عسکری شہریت

قربانی پر مبنی شہریت کا ایک اور اہم مظہر قومی خدمت (National Service) ہے۔ برنال اریٹیریا کو ایک گہرے طور پر عسکریت زدہ (militarized) معاشرے کے طور پر بیان کرتی ہیں، جہاں آزادی کے بعد قومی خدمت کو قومی تعمیر اور ریاستی بقا کا لازمی حصہ قرار دیا گیا۔ Sawa کے نام سے معروف قومی خدمت کے نظام میں نوجوانوں کو

فوجی اور قومی تربیت سے گزارا جاتا تھا۔ سرکاری بیانیے کے مطابق یہ پروگرام قومی اتحاد، نظم و ضبط اور حب الوطنی پیدا کرنے کا ذریعہ تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ بہت سے نوجوانوں نے اسے ایک رضاکارانہ قومی خدمت کے بجائے جبر اور ریاستی کنٹرول کے نظام کے طور پر دیکھنا شروع کر دیا۔ برنال کے مطابق اس مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ قربانی پر مبنی شہریت ہمیشہ رضامندی پر قائم نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات ریاستی طاقت اور قومی اخلاقیات ایک دوسرے کے ساتھ مل کر شہریوں سے قربانی کا مطالبہ کرتی ہیں۔

خواتین، قوم پرستی اور قربانی

قربانی پر مبنی شہریت کا ایک اہم مگر پیچیدہ پہلو جنس (Gender) سے متعلق ہے۔ اریٹیرین آزادی کی تحریک نے خواتین کو قومی جدوجہد میں شامل کیا اور انہیں آزادی کے عمل کا اہم حصہ قرار دیا۔ آزادی کی جنگ میں خواتین کی بڑی تعداد نے حصہ لیا اور انہیں قومی برابری کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا۔ لیکن برنال کے مطابق آزادی کے بعد یہ

مساوات مکمل طور پر سیاسی حقیقت میں تبدیل نہیں ہو سکی۔ خواتین کو اکثر قوم کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا رہا: ماں، بہن، شہید کی بیوہ ، قومی قربانی کی علامت مگر سیاسی طاقت کے مراکز بدستور بڑی حد تک مردوں کے کنٹرول میں رہے۔ اس طرح خواتین کو قوم کا نمائندہ تو بنایا گیا، لیکن مکمل سیاسی خودمختاری ہمیشہ حاصل نہیں ہوئی۔ قومی خدمت کے نظام میں خواتین بھی شامل تھیں، جسے ابتدا میں صنفی مساوات کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا۔ تاہم برنال یہ بھی دکھاتی ہیں کہ اس نظام کے اندر خواتین کو مخصوص مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مختلف رپورٹس اور بیانات میں قومی خدمت کے دوران جنسی ہراسانی، استحصال اور طاقت کے ناجائز استعمال کے الزامات سامنے آئے۔ یہ صورتحال قربانی پر مبنی شہریت کے اندر موجود ایک بنیادی تضاد کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک طرف خواتین کو قوم کی خاطر قربانی دینے والی مثالی شہری کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ دوسری طرف وہی ریاست بعض اوقات ان کے حقوق اور تحفظ کو یقینی بنانے میں ناکام رہتی ہے۔

برنال Achille Mbembe اور Giorgio Agamben جیسے مفکرین کے نظریات کے ساتھ مکالمہ کرتے ہوئے یہ استدلال پیش کرتی ہیں کہ خودمختاری اور ریاستی طاقت کے مباحث میں جنس کو اکثر نظر انداز کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق خواتین تاریخی طور پر ایک ایسی پوزیشن میں رہی ہیں جہاں وہ قوم کے لیے ناگزیر سمجھی جاتی ہیں لیکن سیاسی طاقت کے مراکز سے جزوی طور پر خارج رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی پر مبنی شہریت کے مطالعے میں جنس کا سوال مرکزی اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ خواتین نہ صرف قومی بقا، تولید اور ثقافتی تسلسل کا ذریعہ سمجھی جاتی ہیں بلکہ قومی قربانی کے بیانیے میں بھی ایک خاص علامتی مقام رکھتی ہیں۔ اس طرح قربانی پر مبنی شہریت صرف فوجی خدمت یا مالی تعاون تک محدود نہیں رہتی بلکہ جسم، جنس، خاندان، یادداشت اور قومی اخلاقیات کے وسیع تر میدانوں میں پھیل جاتی ہے۔

قربانی پر مبنی شہریت کا بحران

برنال کے مطابق وقت گزرنے کے ساتھ اس ماڈل کے اندر تناؤ اور بحران پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ جب قربانی کا مطالبہ مسلسل بڑھتا رہا لیکن سیاسی شمولیت، آزادیِ اظہار اور ریاستی جواب دہی کے مواقع محدود ہوتے گئے، تو بہت سے اریٹیرین شہریوں اس سوال کو اٹھانا شروع کیا کہ کیا شہریت صرف فرائض کا نام ہے یا اس میں حقوق بھی شامل ہونے چاہئیں؟ یہ سوال بعد میں انٹرنیٹ، ڈائیسپورا اور آن لائن سیاسی مباحث کے ذریعے ایک بڑی سیاسی بحث میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہیں سے کتاب کا دوسرا بنیادی موضوع، یعنی انفوپولیٹکس (Infopolitics)، سامنے آتا ہے جہاں معلومات، بیانیہ، یادداشت اور ڈیجیٹل سیاست قربانی پر مبنی شہریت کے تصور کو چیلنج کرنے لگتے ہیں۔

حصہ دوم

انفوپولیٹکس(Infopolitics)

اگر قربانی پر مبنی شہریت اریٹیرین قوم پرستی کے اخلاقی اور سیاسی ڈھانچے کو سمجھنے کی کلید ہے، تو انفوپولیٹکس (Infopolitics) اس بات کو سمجھنے کا ذریعہ ہے کہ جدید دور میں معلومات، مواصلات اور ڈیجیٹل نیٹ ورکس کس طرح قوم، ریاست اور شہریوں کے تعلقات کو تشکیل دیتے ہیں۔ وکٹوریا برنال کے نزدیک اریٹیریا کا تجربہ اس اعتبار سے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ یہاں قوم پرستی اور ریاستی طاقت صرف عسکری قوت، سرحدی کنٹرول یا قانونی اداروں کے ذریعے برقرار نہیں رہتی بلکہ معلومات، بیانیوں، یادداشتوں اور ڈیجیٹل رابطوں کے ذریعے بھی تشکیل پاتی ہے۔

برنال "انفوپولیٹکس" کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے اس سیاسی کشمکش کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو معلومات کی پیداوار، گردش، تشریح اور کنٹرول کے گرد وجود میں آتی ہے۔ سوال یہ نہیں رہتا کہ طاقت کس کے پاس ہے، بلکہ یہ بھی اہم ہو جاتا ہے کہ معلومات کس کے پاس

ہیں، کون بول سکتا ہے، کس کی بات سنی جاتی ہے، کون تاریخ لکھتا ہے اور کون قومی حقیقت کی تعریف کرتا ہے۔ اسی تناظر میں انٹرنیٹ اور سائبر اسپیس اریٹیرین سیاست کے ایک نئے میدان کے طور پر ابھرتے ہیں۔

ڈائسپورا کی عوامی دائرہ اور آن لائن قومی اسپیس

برنال کے مطابق اریٹیرین ڈائیسپورا نے انٹرنیٹ کے ذریعے ایک ایسا ٹرانس نیشنل عوامی دائرہ (Public Sphere) تشکیل دیا جو جغرافیائی سرحدوں سے ماورا تھا۔ مختلف ممالک میں بکھرے ہوئے اریٹیرین افراد پہلی مرتبہ ایک ایسی جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جہاں وہ قومی مسائل، سیاسی اختلافات، ثقافتی شناخت اور اجتماعی مستقبل پر مسلسل بحث کر سکتے تھے۔ یہ عوامی دائرہ محض معلومات کے تبادلے کا ذریعہ نہیں تھا بلکہ ایک نئی قومی اسپیس (National Space) کی تخلیق بھی تھا۔

Dehai، Asmarinoاور Awate جیسی ویب سائٹس کے ذریعے اریٹیرین افراد نے سائبر اسپیس میں ایک ایسی قومی دنیا تشکیل دی جس میں وہ ایک دوسرے سے جڑے رہ سکتے تھے، قومی واقعات پر ردعمل دے سکتے تھے اور اجتماعی سیاسی زندگی میں حصہ لے سکتے تھے۔ اس لحاظ سے قوم پہلی مرتبہ اپنی جغرافیائی حدود سے باہر ایک مستقل ڈیجیٹل وجود اختیار کرتی ہے۔

برنال اس بات پر زور دیتی ہیں کہ انٹرنیٹ اور ڈائیسپورا کے درمیان ایک فطری تعلق موجود ہے۔ ڈائیسپورا کی بنیادی خصوصیت جغرافیائی بکھراؤ ہے، جبکہ انٹرنیٹ کی بنیادی خصوصیت فاصلے کو ختم کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سائبر اسپیس ڈائیسپورا کے لیے ایک مثالی ماحول بن جاتی ہے۔ بیرونِ ملک مقیم اریٹیرین افراد اکثر اپنے میزبان معاشروں میں غیر مرئی محسوس کرتے تھے۔ ان کی تاریخ، ان کے تجربات اور ان کی سیاسی جدوجہد عالمی ذرائع ابلاغ میں کم نظر آتی تھی۔ نتیجتاً انہوں نے اپنی نمائندگی اور اظہار کے لیے متبادل پلیٹ فارمز تشکیل دیے۔ ان ویب سائٹس نے انہیں یہ موقع فراہم کیا کہ وہ اپنی تاریخ بیان کریں، اپنے سیاسی مؤقف کا اظہار کریں اور اپنی قومی شناخت کو دوبارہ

تشکیل دیں۔ اس طرح سائبر اسپیس صرف ایک تکنیکی ذریعہ نہیں رہتی بلکہ ایک سیاسی اور ثقافتی وطن (Political Homeland) میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اگرچہ ان ویب سائٹس تک غیر اریٹیرین افراد بھی رسائی رکھتے تھے، لیکن ان کی اصل مخاطب اریٹیرین کمیونٹی تھی۔ ان پلیٹ فارمز پر گفتگو اس مفروضے کے ساتھ کی جاتی تھی کہ شرکاء اریٹیریا کی تاریخ، آزادی کی جنگ، قومی سیاست اور ثقافتی حوالوں سے واقف ہیں۔ اس مشترکہ علم نے ان ویب سائٹس کو ایک منفرد سیاسی برادری میں تبدیل کر دیا۔ یہاں ایک نئی فکری دنیا وجود میں آئی جس میں ایسے لوگ بھی فعال سیاسی کردار ادا کرنے لگے جو اپنے میزبان معاشروں میں نسبتاً غیر نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور، مزدور، پارکنگ اٹینڈنٹ، طلبہ اور عام ملازمین آن لائن دنیا میں سیاسی تجزیہ نگار، مبصر اور رائے ساز بن گئے۔ یوں انٹرنیٹ نے سیاسی شرکت کی نئی شکلیں پیدا کیں اور قومی مباحثے کو ریاستی اشرافیہ کی اجارہ داری سے جزوی طور پر آزاد کیا۔

Dehai اور قومی سیاست

انفوپولیٹکس کے ابتدائی مرحلے میں Dehai سب سے اہم پلیٹ فارم کے طور پر سامنے آیا۔ اس کی جڑیں آزادی کی جدوجہد کے زمانے میں قائم ہونے والے ڈائیسپورک نیٹ ورکس میں موجود تھیں۔ آزادی سے پہلے Dehaiکے ذریعے فنڈ ریزنگ، سیاسی لابنگ اور بین الاقوامی حمایت حاصل کرنے کی کوششیں کی جاتی تھیں۔ اس لحاظ سے یہ قوم سازی (Nation-Building)کے منصوبے کا ایک اہم حصہ تھا۔ اس پلیٹ فارم کے بانی چاہتے تھے کہ یہ ایک ایسا فورم بنے جہاں اریٹیرین افراد آزادانہ بحث کر سکیں۔ لیکن وقت کے ساتھ یہ بحث سامنے آنے لگی کہ آیا Dehai واقعی ایک آزاد پلیٹ فارم ہے یا نہیں۔

بہت سے ناقدین کے مطابق Dehai ریاستی مؤقف کے زیادہ قریب تھا اور اس پر حکومت کے حامی بیانیے کا غلبہ موجود تھا۔ اس کے باوجود Dehaiنے ایک اہم حقیقت کو واضح کیا: قوم کی تشکیل اب صرف ریاستی اداروں کے ذریعے نہیں ہو رہی تھی بلکہ ڈیجیٹل نیٹ ورکس بھی اس عمل میں فعال کردار ادا کر رہے تھے۔

1998 سے 2000 کے درمیان ایتھوپیا اور اریٹیریا کے درمیان ہونے والی جنگ نے انٹرنیٹ کی سیاسی اہمیت کو مزید نمایاں کر دیا۔ اس دوران Dehaiصرف ایک مباحثی فورم نہیں رہا بلکہ قومی دفاع کے پلیٹ فارم میں تبدیل ہو گیا۔ دنیا بھر میں موجود اریٹیرین افراد انٹرنیٹ کے ذریعے منظم ہوئے، فنڈ ریزنگ مہمات چلائیں اور عالمی سطح پر اریٹیریا کا مؤقف پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس دور میں معلومات کو جنگ کا حصہ سمجھا جانے لگا۔ بہت سے افراد کے نزدیک قومی خودمختاری کا دفاع صرف سرحدوں پر نہیں ہو رہا تھا بلکہ معلومات کے میدان میں بھی جاری تھا۔ چنانچہ اریٹیرین افراد نے اپنی ذمہ داری سمجھا کہ وہ عالمی سطح پر اریٹیریا کے مؤقف کو پھیلائیں اور مخالف بیانیوں کا جواب دیں۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں انفوپولیٹکس پہلی مرتبہ پوری قوت کے ساتھ سامنے آتی ہے۔

قوم، ریاست اور معلومات

برنال کے مطابق ان ابتدائی برسوں میں سائبر اسپیس ریاست اور قوم کے درمیان فرق کو کمزور کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ڈیجیٹل نیٹ ورکس قومی خودمختاری کے دفاع کا ذریعہ بن جاتے ہیں، اور ڈائیسپورا خود کو ریاستی منصوبے کا حصہ سمجھتی ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ یہی صورتحال بدلنے لگتی ہے۔ جب ریاست کے اندر اختلافِ رائے کے لیے جگہ محدود ہونے لگی، تو وہی انٹرنیٹ جو پہلے ریاستی خودمختاری کے دفاع کا ذریعہ تھا، بعد میں ریاستی طاقت پر تنقید اور متبادل سیاسی تصورات کی تشکیل کا ذریعہ بن گیا۔ یہ تبدیلی انفوپولیٹکس کے تصور کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ برنال کے نزدیک معلومات کبھی مکمل طور پر ریاست کے کنٹرول میں نہیں رہتیں۔ ایک بار جب معلوماتی نیٹ ورکس وجود میں آ جائیں تو وہ نئی سیاسی امکانات بھی پیدا کرتے ہیں۔ اسی مقام سے اریٹیرین سائبر اسپیس ایک نئے مرحلے میں داخل ہوتی ہے، جہاں آن لائن پلیٹ فارمز صرف قومی اتحاد کے ذرائع نہیں رہتے بلکہ اختلاف، تنقید، سول سوسائٹی اور متبادل قوم پرستی کے مراکز میں تبدیل ہونے لگتے ہیں۔

آف شور سول سوسائٹی اور متبادل عوامی دائرے کی تشکیل

اریٹیرین سائبر اسپیس کی تاریخ صرف قومی یکجہتی اور ریاستی حمایت کی تاریخ نہیں ہے۔ برنال کے مطابق وقت کے ساتھ یہی ڈیجیٹل نیٹ ورکس ایک مختلف سیاسی کردار ادا کرنے لگے۔ جو پلیٹ فارمز ابتدا میں قومی اتحاد، خودمختاری کے دفاع اور ڈائیسپورک ہم آہنگی کے لیے استعمال ہو رہے تھے، وہ آہستہ آہستہ ریاستی طاقت پر تنقید، متبادل سیاسی تصورات اور شہری شرکت کے مراکز میں تبدیل ہو گئے۔ یہ تبدیلی اس وقت تیز ہوئی جب اریٹیریا کے اندر سیاسی اختلاف کے مواقع محدود ہونے لگے۔

1998 2000–کی سرحدی جنگ کے بعد ریاست اور معاشرے کے درمیان تناؤ بڑھا۔ بہت سے شہریوں، دانشوروں اور سابق جنگجوؤں نے حکومت کی پالیسیوں، سیاسی بندشوں اور بڑھتے ہوئے جبر پر سوال اٹھانا شروع کیے۔ لیکن اندرونِ ملک ان سوالات کے اظہار کے امکانات مسلسل کم ہوتے گئے۔ آزاد اخبارات بند کیے گئے، صحافیوں کو گرفتار کیا گیا، سیاسی مخالفین کو خاموش کیا گیا اور اختلافِ رائے کے لیے دستیاب جگہ مزید محدود ہو گئی۔ ایسے حالات میں سائبر اسپیس نے

ایک نئی سیاسی اہمیت اختیار کر لی۔ برنال کے مطابق جب ریاست کے اندر عوامی دائرہ سکڑنے لگا تو اس کے باہر ایک نیا عوامی دائرہ وجود میں آنے لگا۔ یہ وہ مقام تھا جہاں ڈائیسپورا پہلی مرتبہ صرف قوم کی معاون نہیں رہی بلکہ ایک متبادل سیاسی قوت کے طور پر سامنے آنے لگی۔

برنال اس نئی صورتحال کو آف شور سول سوسائٹی (Offshore Civil Society) کا نام دیتی ہیں۔ یہ تصور اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اریٹیریا کی اہم سیاسی بحثیں، تنقیدی مکالمے اور شہری سرگرمیاں بتدریج ملک کے اندر سے نکل کر بیرونِ ملک منتقل ہو رہی تھیں۔ یہ ایک غیر معمولی صورتحال تھی۔ عام طور پر سول سوسائٹی ریاست کے اندر موجود سماجی اداروں، انجمنوں، اخبارات اور عوامی تنظیموں کے ذریعے کام کرتی ہے۔ لیکن اریٹیریا میں ان اداروں کے لیے جگہ محدود ہو گئی تھی۔ نتیجتاً سول سوسائٹی کا ایک بڑا حصہ سرحدوں سے باہر منتقل ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ برنال کے نزدیک ڈائیسپورا ویب سائٹس صرف مواصلاتی ذرائع نہیں تھیں بلکہ وہ ایک متبادل سیاسی انفراسٹرکچر (Political Infrastructure) بن چکی تھیں۔ یہ پلیٹ

فارمز لوگوں کو وہ مواقع فراہم کر رہے تھے جو ریاستی حدود کے اندر دستیاب نہیں تھے :آزاد اظہارِ رائے، سیاسی تنقید، حکومتی پالیسیوں پر بحث متبادل، تاریخی بیانیے، اجتماعی سیاسی تنظیم، اس لحاظ سے سائبر اسپیس ایک نئی قسم کے شہری میدان میں تبدیل ہو گئی۔

اس عمل کی ایک اہم مثال 2000 کا "برلن منشور (Berlin Manifesto)" ہے۔ یہ ایک کھلا خط تھا جس پر تیرہ اریٹیرین دانشوروں اور پروفیشنلز نے دستخط کیے تھے۔ اس میں سیاسی اصلاحات، اظہارِ رائے کی آزادی، آئینی حکمرانی اور وسیع تر سیاسی شرکت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ برنال کے مطابق اس منشور کی اہمیت صرف اس کے سیاسی مطالبات میں نہیں تھی بلکہ اس حقیقت میں تھی کہ اس نے ایک ایسے عوامی مکالمے کی نمائندگی کی جسے ریاست محدود کر رہی تھی۔ یہی وہ کردار تھا جو بعد میں مختلف ویب سائٹس ادا کرنے لگیں۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز آہستہ آہستہ ان مباحثوں کے مراکز بن گئے جو پہلے ریاستی حدود کے اندر ممکن نہیں رہے تھے۔

Asmarino اور ایک نئے سیاسی عوامی دائرے کا ظہور

Asmarinoکی بنیاد 1997 میں رکھی گئی تھی۔ ابتدائی طور پر اس کا مقصد اریٹیریا کو جدید ٹیکنالوجی اور عالمی روابط سے جوڑنا تھا۔ لیکن سیاسی حالات میں تبدیلی کے ساتھ یہ ویب سائٹ ایک نئے کردار میں سامنے آئی۔ جب ریاست کے اندر اختلافی آوازوں کے لیے جگہ کم ہوتی گئی تو Asmarino ایک آزاد سیاسی پلیٹ فارم میں تبدیل ہو گئی۔ یہاں حکومتی پالیسیوں پر تنقید، سیاسی مضامین، متبادل آراء اور سماجی مباحث زیادہ نمایاں ہونے لگے۔ برنال کے مطابق Asmarino اس وسیع تر تبدیلی کی علامت تھی جس میں انٹرنیٹ ریاستی خودمختاری کے دفاع کے بجائے شہری خودمختاری کے اظہار کا ذریعہ بننے لگا۔

Awate اور متبادل قوم پرستی

اسی دور میں Awate بھی ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر سامنے آیا۔ اس ویب سائٹ کا نام حمید ادریس اواتے کے نام پر رکھا گیا، جنہیں

اریٹیرین قومی جدوجہد کے ابتدائی رہنماؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ Awateکی تشکیل جزوی طور پر اس احساس کے ردعمل میں ہوئی کہ موجودہ قومی بیانیے میں بعض گروہوں، خاص طور پر مسلمانوں، کی نمائندگی ناکافی ہے۔ اگرچہ اس کے بانیوں میں مسلمان نمایاں تھے، لیکن پلیٹ فارم کو ایک جامع، سیکولر اور قومی فورم کے طور پر تشکیل دیا گیا۔

Awateنے جلد ہی خود کو صرف ایک معلوماتی ویب سائٹ کے بجائے ایک سیاسی اور فکری ادارے کے طور پر منظم کرنا شروع کیا۔ اس میں : ایڈیٹوریل مضامین مستقل کالم، سیاسی تجزیے، تاریخی مباحث، ملٹی میڈیا مواد شامل ہونے لگا۔ اس طرح یہ ویب سائٹ ایک ڈیجیٹل اخبار اور سیاسی فورم کے درمیان ایک نئی شکل اختیار کر گئی۔

برنال کے مطابقDehai ، Asmarinoاور Awate کے درمیان فرق دراصل اریٹیرین سائبر اسپیس کی ارتقائی تاریخ کو ظاہر کرتا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں معلومات نسبتاً مرکزی (centralized) تھیں اور قومی اتحاد پر زور دیا جاتا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ مختلف پلیٹ فارمز سامنے آئے، مختلف نقطہ ہائے نظر ابھرے اور معلوماتی دنیا زیادہ تکثیری

(pluralistic)ہوتی گئی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں انفوپولیٹکس کی اصل اہمیت سامنے آتی ہے۔ طاقت اب صرف معلومات پر کنٹرول رکھنے میں نہیں بلکہ مختلف بیانیوں کے درمیان مقابلے میں بھی ظاہر ہونے لگتی ہے۔

ریاست سے ماورا قوم(The Nation Beyond the State)

برنال کے مطابق Asmarino اور Awate کی سب سے اہم فکری کامیابی یہ تھی کہ انہوں نے قوم اور ریاست کے درمیان فرق کو نمایاں کیا۔ ریٹیرین ریاست طویل عرصے تک اس تصور کو فروغ دیتی رہی کہ قوم اور حکومت ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ "ایک قوم، ایک دل" جیسے نعرے اسی تصور کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس منطق کے مطابق حکومت پر تنقید دراصل قوم پر تنقید کے مترادف سمجھی جاتی تھی۔ لیکن ڈائیسپورا ویب سائٹس نے اس تصور کو چیلنج کیا۔ انہوں نے یہ مؤقف پیش کیا کہ :قوم ریاست سے بڑی ہے، حکومت قوم کی واحد نمائندہ نہیں، حب الوطنی اور حکومتی حمایت ایک ہی چیز نہیں، تنقید بھی قومی وفاداری کی ایک شکل ہو سکتی ہے۔ یہ ایک بنیادی

نظریاتی تبدیلی تھی۔ قوم پہلی مرتبہ ریاست سے الگ ایک سیاسی اور اخلاقی برادری کے طور پر تصور کی جانے لگی۔

قوم کا الٹ جانا (The Nation Inside Out)

برنال اس تبدیلی کو "The Nation Inside Out" کی اصطلاح سے بیان کرتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اریٹیرین قومی سیاست کا مرکز بتدریج جغرافیائی طور پر ملک کے اندر سے نکل کر بیرونِ ملک منتقل ہونے لگا۔ اہم سیاسی مباحث، متبادل معلومات، حکومتی تنقید اور نئی قومی تصورات زیادہ تر ڈائیسپورا میں پیدا ہونے لگے۔ نتیجتاً ایک عجیب صورتحال پیدا ہوئی: ریاست اریٹیریا کے اندر موجود تھی، لیکن سیاسی بحث کا ایک بڑا حصہ اریٹیریا کے باہر ہو رہا تھا۔ اس طرح قوم کا فکری اور معلوماتی مرکز جغرافیائی سرحدوں سے آزاد ہونے لگا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں برنال کا بنیادی تصور "Nation as Network" اپنی مکمل معنویت اختیار کرتا ہے۔ قوم اب صرف سرزمین پر آباد افراد کا مجموعہ نہیں رہتی بلکہ مختلف ممالک، مختلف نیٹ ورکس اور مختلف ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر پھیلی ہوئی ایک متحرک سیاسی برادری بن جاتی ہے۔ اس

نئی قومیت کی بنیاد سرحدوں سے زیادہ معلوماتی روابط، سیاسی مباحث اور ڈیجیٹل تعلقات پر قائم ہوتی ہے۔

الیکٹرانک سوگ، قومی یادداشت اور معلوماتی طاقت

انفوپولیٹکس کی بحث صرف خبروں، سیاسی مباحثوں یا ویب سائٹس تک محدود نہیں رہتی بلکہ قومی یادداشت، سوگ، شہادت اور تاریخ نویسی کے میدان تک بھی پھیل جاتی ہے۔ برنال کے مطابق معلومات پر کنٹرول صرف موجودہ سیاست پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی طے کرتا ہے کہ ماضی کو کس طرح یاد رکھا جائے، کن لوگوں کو قومی تاریخ میں جگہ دی جائے، اور کون سی یادداشتیں اجتماعی شعور کا حصہ بنیں۔ اسی تناظر میں برنال Awate ویب سائٹ پر قائم کیے گئے "Martyrs Album"کا تفصیلی مطالعہ کرتی ہیں۔

Martyrs Album بظاہر ایک آن لائن یادگار تھی جس کا مقصد 1998–2000 کی اریٹیریا–ایتھوپیا جنگ میں مارے جانے والے افراد کو خراجِ عقیدت پیش کرنا تھا، لیکن برنال کے مطابق اس کی اہمیت اس

سے کہیں زیادہ گہری تھی۔ یہ منصوبہ دراصل معلومات، یادداشت اور قومی نمائندگی کے گرد جاری سیاسی کشمکش کا حصہ تھا۔

برنال کے مطابق اریٹیرین حکومت ایک بنیادی تضاد کا شکار تھی۔ ایک طرف ریاست شہادت اور قربانی کو قومی شناخت کا مرکز قرار دیتی تھی، جبکہ دوسری طرف وہ جنگی ہلاکتوں کے بارے میں بنیادی معلومات کو عام کرنے سے گریز کرتی تھی۔ لوگ یہ نہیں جانتے تھے کہ :کتنے افراد مارے گئے؟ کون مارا گیا؟ کہاں مارا گیا؟ کن حالات میں مارا گیا؟ یوں ریاست شہادت کے تصور کو تو فروغ دیتی تھی لیکن شہداء کی مکمل شناخت اور ان کی قربانی کی تفصیلات کو عوامی سطح پر سامنے نہیں آنے دیتی تھی۔ برنال کے مطابق Martyrs Album نے پہلی مرتبہ اس خاموشی کو توڑنے کی کوشش کی۔ اس کے ذریعے عام شہریوں اور ڈائیسپورا کے افراد نے وہ معلومات جمع کرنا شروع کیں جو ریاست فراہم نہیں کر رہی تھی۔ یہ محض معلومات کا تبادلہ نہیں تھا بلکہ ریاستی اجارہ داری کے خلاف ایک معلوماتی مداخلت (Informational Intervention)تھی۔

برنال اس عمل کو "Electronic Mourning" یعنی الیکٹرانک سوگ کا نام دیتی ہیں۔ روایتی طور پر سوگ مقامی اور خاندانی عمل ہوتا ہے۔ لیکن انٹرنیٹ نے پہلی مرتبہ مختلف ممالک میں بکھرے ہوئے افراد کو ایک مشترکہ سوگ میں شریک ہونے کا موقع فراہم کیا۔ ایک شخص کینیڈا میں بیٹھ کر کسی شہید کی تصویر دیکھ سکتا تھا، اس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا تھا، تعزیتی پیغام لکھ سکتا تھا اور اجتماعی یادداشت کی تعمیر میں حصہ لے سکتا تھا۔ اس طرح سوگ ایک نجی عمل کے بجائے ایک عوامی اور قومی عمل میں تبدیل ہو گیا۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے یادداشت کو سرحدوں سے آزاد کر دیا۔ قوم کی یادداشت اب صرف سرکاری یادگاروں یا ریاستی تقریبات کے ذریعے تشکیل نہیں پا رہی تھی بلکہ عام شہری بھی اس عمل میں شریک ہو رہے تھے۔

برنال کے مطابق اریٹیرین حکومت کی سیاست کا ایک اہم پہلو خفیہ کاری (Secrecy) تھا۔ ریاست معلومات کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی تھی تاکہ قومی بیانیے پر اس کی گرفت برقرار رہے۔ اس تناظر میں معلومات محض حقائق نہیں ہوتیں بلکہ سیاسی طاقت کا

ذریعہ بن جاتی ہیں۔ کسی واقعے کے بارے میں معلومات کو چھپانا بھی اتنا ہی سیاسی عمل ہے جتنا اسے ظاہر کرنا۔ Martyrs Albumنے اسی خفیہ کاری کو چیلنج کیا۔ اس نے یہ سوال اٹھایا کہ اگر شہداء قوم کے ہیرو ہیں تو ان کی شناخت اور ان کی قربانی کی تفصیلات عوام سے کیوں پوشیدہ رکھی جا رہی ہیں؟ یہ سوال دراصل معلوماتی طاقت کے بنیادی ڈھانچے کو چیلنج کرتا تھا۔

برنال کے مطابق Martyrs Album ایک متبادل قومی ادارے کی طرح کام کرنے لگا۔ اس میں: تصاویر، نام، سوانحی معلومات، شماریاتی ریکارڈ، تاریخی مواد جمع کیا جانے لگا۔ یہ وہ کردار تھا جو روایتی طور پر ریاست ادا کرتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ منصوبہ محض ایک یادگار نہیں تھا بلکہ معلومات پیدا کرنے، محفوظ کرنے اور تقسیم کرنے والا ایک متبادل ادارہ بھی تھا۔ یہی انفوپولیٹکس کی اصل روح ہے۔ طاقت صرف اس کے پاس نہیں ہوتی جو فوج یا ریاستی اداروں پر قابض ہو، بلکہ اس کے پاس بھی ہوتی ہے جو معلومات جمع کرے، یادداشت مرتب کرے اور اجتماعی حقیقت کی تعریف کرے۔

برنال اس بات پر زور دیتی ہیں کہ یادگاریں کبھی مکمل طور پر غیر سیاسی نہیں ہوتیں۔ Martyrs Albumبظاہر ایک یادگاری منصوبہ تھا، لیکن اس کے اندر ایک خاموش احتجاج بھی موجود تھا۔ یہ احتجاج کئی سطحوں پر ظاہر ہوتا تھا :معلومات کی عدم دستیابی کے خلاف، ریاستی خاموشی کے خلاف، تاریخ پر سرکاری اجارہ داری کے خلاف، جنگ کی سرکاری تعبیر کے خلاف، اس طرح سوگ خود ایک سیاسی عمل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یادداشت صرف ماضی کو محفوظ نہیں کرتی بلکہ حال کی سیاست میں بھی مداخلت کرتی ہے۔

اختتامیہ

Nation as Networkجدید قوم پرستی، شہریت اور ڈیجیٹل سیاست کے مطالعے میں ایک اہم نظریاتی مواد ہے۔ وکٹوریا برنال یہ دکھاتی ہیں کہ اریٹیرین قوم کو صرف ریاستی سرحدوں، جغرافیائی حدود یا قانونی شہریت کے ذریعے نہیں سمجھا جا سکتا۔ اریٹیرین قوم ایک ایسے ٹرانس نیشنل نیٹ ورک میں تبدیل ہو چکی ہے جو مختلف ممالک میں

آباد افراد، اجتماعی یادداشتوں، مالی تعلقات، ڈیجیٹل رابطوں اور سیاسی مباحثوں کے ذریعے برقرار رہتی ہے۔

کتاب کا پہلا مرکزی تصور، قربانی پر مبنی شہریت (Sacrificial Citizenship)، یہ واضح کرتا ہے کہ اریٹیرین قوم پرستی کی بنیاد آزادی کی جدوجہد، شہادت، قومی خدمت اور اجتماعی قربانی کے تصورات پر قائم ہے۔ اس ماڈل میں شہریت بنیادی طور پر حقوق کے بجائے ذمہ داری، وفاداری اور قربانی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ریاست نہ صرف اپنے اندر موجود شہریوں بلکہ بیرونِ ملک آباد ڈائیسپورا سے بھی مسلسل قومی خدمات، مالی معاونت اور اخلاقی وابستگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس طرح قربانی ایک ایسی سیاسی اور اخلاقی کرنسی بن جاتی ہے جس کے ذریعے قومی برادری اپنے وجود کو برقرار رکھتی ہے۔

دوسرا مرکزی تصور، انفوپولیٹکس(Infopolitics) ، اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ معلومات، یادداشت، ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ اور آن لائن مباحث جدید سیاسی زندگی میں کس طرح طاقت کے ذرائع بن جاتے ہیں۔ Dehai، Asmarinoاور Awate جیسے پلیٹ فارمز نے اریٹیرین

ڈائیسپورا کو ایک نئے عوامی دائرے میں تبدیل کر دیا جہاں قومی سیاست، خودمختاری، تاریخ، شہریت اور ریاستی اختیار کے بارے میں متبادل مباحث سامنے آئے۔ انٹرنیٹ نے ایک طرف ریاست کو اپنی طاقت کو سرحدوں سے باہر وسعت دینے کا موقع دیا، لیکن دوسری طرف اسی نے شہریوں کو ریاستی بیانیوں کو چیلنج کرنے، متبادل یادداشتیں تشکیل دینے اور نئی سیاسی برادریاں پیدا کرنے کی صلاحیت بھی فراہم کی۔

برنال کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ ڈیجیٹل دور میں قوم کو ایک بند جغرافیائی اکائی کے طور پر نہیں بلکہ ایک نیٹ ورک کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ جدید قومیں صرف زمین اور سرحدوں کے ذریعے وجود برقرار نہیں رکھتیں بلکہ تعلقات، معلومات، یادداشتوں اور ٹرانس نیشنل روابط کے ذریعے بھی تشکیل پاتی ہیں۔ اسی لیے اریٹیرین تجربہ صرف اریٹیریا تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ ہمیں جدید دنیا میں قوم، ریاست، شہریت اور طاقت کے بدلتے ہوئے تعلقات کو سمجھنے کا ایک نیا نظریاتی زاویہ فراہم کرتا ہے۔

وکٹوریا برنال کی کتاب NetworkasNation اریٹیرین قوم، اس کی ڈائیسپورا اور ڈجیٹلائیزشن پر گہرا ایتھنوگرافک مطالعہ ہے۔ یہ کتاب 2014 میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا پریس سے شائع ہوئی۔ برنال یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں انتھروپالوجی کی پروفیسر ہیں اور اس سے قبل بھی ریاست، سماج، گلوبلائزیشن، این جی اوز، سرمایہ داری اور ثقافتی روابط کے موضوعات پر اہم علمی کام کر چکی ہیں۔

اس تحقیق کا ایک اہم حصہ آن لائن ایتھنوگرافی (ethnographyonline) ہے۔ برنال نے Dehai، Asmarino اور Awate جیسی ویب سائٹس پر موجود مضامین، مباحثوں، سیاسی بیانات، قارئین کے تبصروں اور ڈیجیٹل تعاملات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ ان ویب سائٹس کو وہ محض معلوماتی ذرائع کے طور پر نہیں دیکھتیں بلکہ انہیں ایسے سماجی اور سیاسی میدانوں کے طور پر سمجھتی ہیں جہاں قوم، شہریت، خودمختاری اور سیاسی وابستگی کے تصورات مسلسل تشکیل پاتے اور تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

برمش پبلیکیشنز
بلوچ یکجہتی کمیٹی